رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام منیجر ہو

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام مسیح موعود)

جلد ۷ | ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۱۹ء | شنبہ | مطابق ۱۳ شوال سنہ ۱۳۳۷ھ | نمبر ۴

مدینۃ المسیح (علیہ السلام)

حضرت خلیفۃ المسیح بخیر و عافیت ہیں۔

کچھ عرصہ ہوا یہاں ایک انجمن اسلامیہ قائم ہوئی تھی اور اسکی زیر سرپرستی ایک جلسہ بھی ہوا تھا جس میں کئی ایک مخالف مولویوں نے احمدیت کے خلاف بہت زہر اُگلا تھا وہ ماہ حال کو اسکے سکرٹری قاضی عنایت اللہ صاحب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل سلسلہ حقہ ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ استقامت بخشے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۰ جولائی میں حسب ذیل مہمان تشریف لائے جناب ابو عبید اللہ مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی لاہور سے علی بخش صاحب ڈیرہ غازیخان سے۔ محمد شمس الدین صاحب بھاگلپور سے ملک حسن محمد صاحب سیالکوٹ سے۔ ابراہیم و قاسم و سلیمان صاحبان خاندیس سے۔ ڈاکٹر غلام قادر صاحب گجرانوالہ سے۔

اخبار احمدیہ

نامہ لنڈن حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحب جو ہندوستانی ملکی اصلاحات کے متعلق جماعت احمدیہ کی طرف سے لنڈن میں نمائندہ مقرر ہوئے ہیں۔ تحریر مضامین۔ ملاقاتوں اور لیکچروں کے ذریعہ سے اس مفوضہ کام کے کرنے میں مصروف ہیں۔ علاوہ اس کے تبلیغی کام بھی برابر ہو رہا ہے۔ گذشتہ ایتوار کو مولانا صاحب موصوف کا لیکچر موسمی تجدید پر ہوا۔ جس سے روحانی تجدید کی ضرورت کو ثابت کیا گیا۔ اور ایک انگریز بنام مسٹر سیک کارٹنی جو فوج میں ملازم ہیں۔ مشرف باسلام ہوئے۔ ان صاحب بہادر کا اسلامی نام جری اللہ رکھا گیا۔ اللہم زد فزد۔

لنڈن ۱۱ جون۔ پروفیسر عبد المحی عرب مولوی فاضل

مالابار میں تبلیغ احمدیت الحمد للہ چنگاڑی میں ہماری جماعت قائم ہو گئی ہے اس سے پہلے وہاں جماعت نہ تھی۔

چندوں کا انتظام ہو گیا ہے اور ۴۰ کے قریب وہاں نفوس سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں اور کیٹی احمد صاحب جو کہ ایک معزز آدمی اور بہت مالدار ہیں وہاں کے سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ انہوں نے احمدیوں کے لئے ایک مسجد بہت جلد تیار کر دی۔ زمین بھی اپنے پاس سے دی ہے اور مسجد کے تمام اخراجات بھی خود ادا کئے ہیں۔ کنواں بھی لگ چکا ہے بہت باہمت آدمی ہیں۔ خدا جزائے خیر دے چندہ جمع ہو گیا ہے بہت جلد قادیان بھیجدیا جاویگا۔

عید کنانور میں حضرت مولوی غلام رسول صاحب نے پڑھائی اور ایک لطیف خطبہ پڑھا۔ کنانور میں نئے احمدی ہو رہے ہیں۔ یہاں کے قاضی القضاۃ کو تبلیغی خط آج

روانہ کیا گیا ہے۔ جو عربی زبان میں ہے۔ والسلام
شیخ محمود احمد از ملک مالابار

جلسہ مبارکباد

۱۲ر جولائی ۱۹۱۹ء کو تمام عملہ قلعہ فیروزپور کی طرف سے جناب منشی فرزند علی صاحب کو سرکار عالیہ کی طرف سے "خانصاحب" کا اعزازی خطاب عطا ہونے پر شہر فیروزپور کے ٹاؤن ہال میں ایک پرتکلف گارڈن پارٹی دیگئی۔ پارٹی کا وقت ساڑھے چھ بجے شام مقرر تھا۔ تعداد شرکاء جلسہ دو اڑھائی سو کے درمیان تھی۔ جسمیں ہر طبقہ اور ہر مذہب وملت کے آدمی تھے۔ علاوہ دیسی رؤساء و حکام کے یورپین افسران و شرفاء بھی معقول تعداد میں شامل ہوئے۔ ساڑھے سات بجے کے قریب تقریروں کا سلسلہ زیر صدارت جناب کپتان برائر صاحب انسپکٹر سامان حرب شروع ہوا۔ سب سے پہلے میاں شاہ محمد خان و میاں عنایت محمد خان (غیر احمدی) صاحبان نے اپنی اپنی نظمیں سنا کر محظوظ کیا۔ اس کے بعد تمام ملازمین قلعہ کی طرف سے جناب لالہ فتح چند صاحب خزانچی (سابق سیکنڈ کلارک دفتر فیروزپور) نے ایک ایڈریس بزبان انگریزی پڑھا جس میں خانصاحب موصوف کی حسن خدمات۔ اخلاق فاضلہ اور صفات حمیدہ کا ذکر تھا۔ اس کے بعد خانصاحب نے ایک مختصر مگر نہایت برجستہ اور موزون تقریر میں منتظمین و حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ صاحب صدر جلسہ نے اپنی پریذیڈنشل تقریر میں جناب خانصاحب کو سب یورپین صاحبان کی طرف سے مبارکباد دی۔ اس کے بعد حاضرین کی چائے اور مٹھائی وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ اور جلسہ اللہ کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ ہندو و عیسائی صاحبان میں سے اکثر اسی وقت اپنے اپنے گھروں کو تشریف لے گئے اور بعد ازاں نماز مغرب ٹاؤن ہال کے میدان میں ادا کی۔ اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں اس عطائے اعزاز کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کی کہ یہ عزت افزائی خانصاحب کو دینی و دنیاوی دونوں پہلوؤں سے مبارک ہو۔ خاکسار محمد امیر احمدی از قلعہ فیروزپور

احمدیہ لٹریچر کیلئے درخواست

خاکسار را ایک غریب عیالدار کم استطاعت شخص ہے۔ کتب سلسلہ حقہ احمدیہ جسمیں غیر احمدی لوگوں کے اعتقاد کی نسبت امتیاز درج ہوں دیکھنے کا از حد اشتیاق ہے مثلاً وفات مسیح اور دیگر مسائل اختلافیہ۔ چنانچہ علاقہ ہذا میں ان مسائل پر اکثر غیر احمدی لوگوں سے وقتاً فوقتاً گفتگو ہوتی رہتی ہے۔ بوجہ عدم موجودگی کتب سلسلہ احمدیہ جواب نہیں دیا جاتا۔ اور بجز احقر کے کوئی دیگر شخص یہاں نہیں ہے۔ جو سلسلہ احمدیہ سے حسن عقیدت رکھتا ہو لیکن خاکسار کی حالت بھی مذبذب ہے۔ لہذا باوسعت برادران سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ کتب ہائے و رسالجات سلسلہ احمدیہ جسمیں مخالفین کے اعتراضوں کا جواب اور عقاید سلسلہ احمدیہ درج ہوں کمترین کو بغرض اشاعت وجواب ہی مرحمت فرماکر عند اللہ ماجور ہوں ؎ بر کریماں کارہا دشوار نیست
خاکسار عبدالرحیم خان لودھی از ساتیہ ریاست جودھپور

تبلیغ گڑھی میں

ختم قرآن شریف کے موقعہ پر ایک اچھا جلسہ ہوا جسمیں اکثر غیر احمدی صاحبان اور حکام میں سے جناب نائب تحصیلدار و جناب سب انسپکٹر و جناب سارجنٹ صاحبان تشریف لائے تھے۔ پہلے بچوں نے قرآن پاک کی تلاوت کی پھر نظم "نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا" بڑے جوش کے ساتھ پڑھی۔ بعد پھر جناب انوار حسین خانصاحب حکیم حاذق نے ایک نفیس تبلیغی تقریر کی پھر حافظ سلیم احمد صاحب اٹاوی نے بیان کیا۔ حاضرین اور تمام حکام بڑے سکون اور توجہ سے تقریریں سنتے رہے۔ خدا کے فضل سے بہت اچھا اثر رہا۔ خدا تعالیٰ بہترین نتایج پیدا فرمائے۔

غیر احمدیوں کا سلوک احمدیوں سے

غیر احمدیوں کی طرف سے ہماری جماعت کے باامن اور صلح پسند افراد کو محض مذہبی اختلاف کی وجہ سے جسقدر ستایا اور دکھ دیا جاتا ہے اس کا کسیقدر اندازہ ذیل کے خط سے ہو سکتا ہے جو حال میں ہمیں اپنے احمدی بھائیوں کی طرف سے ملا ہے لکھتے ہیں:۔

عرض ہے کہ ہم اسجگہ فسیلڈ میں ہیں۔ اور مخالفوں کی مخالفت سے بہت تکلیف میں ہیں۔ عید مبارک کے روز جب ہم نے نماز عید علیحدہ پڑھی۔ جیسا کہ پہلے بھی ہمیشہ روزانہ پڑھا کرتے تھے۔ تو غیر احمدیوں کے مولوی نے شرارتاً افسروں یعنی سرداروں کو جنمیں ایک صوبیدار صاحب اور ایک جمعدار صاحب تھے۔ ہم احمدیاں کے خلاف جوش دلایا۔ اسپر انہوں نے ہم سے کہا کہ تم نے آج نماز عید ہمارے ساتھ اور ہمارے امام کے پیچھے کیوں نہیں پڑھی ہم نے عرض کیا کہ ہم پہلے ہی سے علیحدہ پڑھتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم مسلمانوں کا یہ دن سال کے بعد آتا ہے آج ہی تم ہمارے ساتھ نماز پڑھ لیتے۔ پھر انہوں نے کہا کہ تم کسوجہ سے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھتے ہو۔ اسپر ہمنے جواب دیا کہ آپ کے غیر احمدی مولوی صاحبان نے حضرت مسیح موعود پر پہلے کفر کا فتوے لگایا۔ چونکہ حضرت صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہر اور مؤمن ہیں۔ اس لئے بموجب حکم حدیث یہی کفر کا فتویٰ الٹ کر غیر احمدی مولویان پر پڑا۔ اس لئے ہماری نماز غیر احمدی کی امامت میں نہیں ہو سکتی ہے۔ اسپر کچھ دھمکیاں ہمیں دی گئیں اور پھر تمام مسلمان سپاہیوں کو اور عہدہ داروں کو صوبیدار صاحب نے یہ حکم سنایا کہ احمدیوں کے ساتھ اگر کوئی کھانا کھائیگا یا ان کے برتن میں پانی پئے گا تو اس کا کھانا بھی الگ کیا جاویگا۔ ان احمدیوں کو کوئی اپنے برتن کو ہاتھ نہ لگانے دے ان مجبوریوں کے باعث آجکل فدویان سخت مشکلوں میں مبتلا ہیں۔ لہذا گذارش ہے کہ احباب جماعت کی خدمت میں کمترینوں کی درخواست ہے۔ کہ تمام احباب دل سے عاجزوں کیلئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے خاکساروں کو ہر قسم کی مشکلات اور مصائب سے نجات دیکے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی توفیق بخشے۔ اور دین ودنیا میں کامیاب وبامراد کرے۔ آمین ثم آمین

کاش ہمارے مخالفین اپنی اس روش پر غور کریں اور دیکھیں کہ وہ کن کے قدم بقدم چل رہے ہیں۔

جنازہ غائب - میاں عزیز الدین ساکن ہجروال ضلع لاہور... فوت ہو گئے ہیں احباب دعا مغفرت کریں اور جنازہ غائب پڑھیں ٭

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۲ جولائی ۱۹۱۹ء

السلام علیٰ حق الجدید

نمبر (۲)

کیا اسلام میں احمدیت جدید ہے یا اثنا عشریت

(از جناب منشی خادم حسین صاحب)

ایڈیٹر صاحب البرہان لاہور نے رفع قرآن کے عقیدہ پر اعتراض کرتے ہوئے ظاہر فرمایا تھا کہ یہ صریح وجود اسلام سے انکار ہے۔ قرآن زمین سے اٹھ گیا تو اسلام بھی اٹھ گیا۔ نبوت رسول اللہ ۱۲ اٹھ گئی۔ پھر مرزا صاحب اسکو آسمان سے لائے۔ اور گویا مرزا صاحب کا دین ایک نیا دین ہے۔ الیٰ آخرہ البرہان جلدی الاول ۱۳۳۷ھ

رفع قرآن کے عقیدہ کی صحت نمبر اول میں بفضلہ تعالےٰ ثابت کی گئی ہے۔ اب اس نمبر میں میں انشاء اللہ تعالےٰ یہ دکھاؤں گا۔ کہ احمدیت جدید ہے یا اثنا عشریت؟

سو پہلے تو خود ایڈیٹر صاحب سے ہی دریافت طلب ہے کہ آپ نے اتنے بڑے اتہام کے ساتھ کوئی ثبوت بھی تو دیا ہوتا۔ جس سے سب پر واضح ہو جاتا کہ حضرت مرزا صاحب نے جو قرآن مروج کو آسمان پر اٹھوا دیا تو بجائے اسکے فلاں کتاب کو معمول بہ بنا لیا ہے۔ جب تک آپ یہ ثابت نہ کریں۔ آپ کا اعتراض سراسر بے جا بلکہ بہتان ہے۔ لیکن آپ یاد رکھیں کہ ... ...

آپ کوئی ثبوت نہ پیش کر سکے ہیں نہ آئندہ کر سکیں گے بلکہ آپ نے ہمارے برخلاف ایسا بڑا دعوےٰ کرکے خود ہی اقبال دعوےٰ بھی دیدیا ہے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں :-

"علی محمد باب نے بھی معاذ اللہ قرآن کے منسوخ ہو جانے کا دعوےٰ کیا تھا۔ اور اس نے اس کی بجائے اپنی تصنیف صحیفۃ البیان پیش کی تھی مگر نہ معلوم مرزا صاحب نے بجائے قرآن شریف کے کونسی کتاب اس کے قائم مقام کردی ہے اور مرزائی صاحبان کس کو کتاب اللہ سمجھتے ہیں"

جناب ایڈیٹر صاحب! خداوند کریم کا حکم تو یہ ہے کہ جس بات کا تم کو علم نہ ہو۔ اس کو زبان سے ہی نہ نکالو۔ جیسے کہ فرمایا ہے۔ لا تقف ما لیس لک بہ علم۔ جب آپکو ایک طرف یہ معلوم ہے کہ قرآن ہی زمین سے اٹھ گیا اور قرآن ہی مرزا صاحب دوبارہ زمین پر لے آئے۔ اور دوسری طرف آپ کو معلوم نہیں کہ مرزا صاحب نے بجائے قرآن شریف کے کونسی کتاب اسکی قائم مقام کردی ہے اور یہ کہ مرزائی کس کو کتاب اللہ سمجھتے ہیں۔ تو آپ نے قرآن کے بارہ میں ہماری کون سی نئی بات دیکھ پائی۔ جس کی بناء پر آپنے اسقدر شور و واویلا مچایا۔ اور تمام مسلمانوں کو یہ اعلان و اشتہار دیکر ممنون احسان بنایا کہ مرزا صاحب کا دین ایک نیا دین ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی گذارش ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے عقیدہ رفع قرآن کے ضمن میں جو قرآن و حدیث کے عین مطابق ہے۔ علی محمد باب خانہ خراب کی مثال لانے کا کونسا موقعہ و محل تھا۔ جس نے قرآن کو منسوخ بنایا اور اس کی جگہ ایک کتاب بھی بقول آپ کے البیان نام تصنیف کر گیا۔ جو بابیوں کا عمل درآمد بھی ہے پس آپ کی جرح کے مہمل اور بے محل اور بے بنیاد ثابت کرنے کے لئے تو سر دست اسی قدر تقریر کافی ہے۔ لیکن اور لیجئے۔ خدا کے فضل سے میں ثابت کرتا ہوں کہ احمدیت نہیں۔ بلکہ اثنا عشریت نیا دین ہے۔ ہاں بالکل نیا دین ہے۔ جیسے کہ روایات مندرجہ ذیل سے ظاہر ہوگا۔ اگر ایسا نتیجہ نکالنے میں میرا قصور فہم ہو تو براہ مہربانی ضرور ہی مطلع فرمائیے گا +

واضح ہو کہ اسی قرن میں ایک شیعہ فاضل اجل ہو گذرے ہیں۔ جن کا نام نامی میرزا حسین النوری الطبرسی تھا۔ انہوں نے امام غائب کے اثبات وجود و بقائے حیات و مہدی موعود برحق ہونے میں ایک خاص کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام نجم ثاقب ہے۔ اور جو کہ ایران میں چھپی ہے۔ اور اس میں آپ نے مختلف ابواب و فصول و مباحث و قواعد باندھ کر سر توڑ کوشش کی ہے۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ امام غائب بدستور غائب و مفقود الخبر ہیں۔ بیچارے نام نجم ثاقب نے کچھ روشنی نہیں ڈالی۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ آمدیم برسر مطلب۔ نجم ثاقب میں آپنے بہت سی خصوصیات زمانہ امام مہدی موعود پر بھی ایک مستقل باب باندھا ہے۔ جنمیں سے سولھویں خصوصیت میرے مدنظر ہے۔ اور اسی کو میں اپنے دعوےٰ کے اثبات میں پیش کرنا چاہتا ہوں لکھا ہے۔

شانزدہم۔ ظہور مصحف امیر المومنین علیہ السلام کہ بعد از وفات رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ جمع نمود۔ بے تغییر و تبدیل و دارا است تمام آنچہ را کہ بر سبیل اعجاز بر آنحضرت نازل شدہ بود۔ پس از جمع عرض نمود بر صحابہ اعراض نمودند۔ پس آنرا مخفی نمود و بحال خود باقی است۔ تا آنکہ بر دست آنجناب ظاہر شود۔ و خلق مامور (ص۵۴) شوند کہ آں را بخوانند و حفظ نمایند و بجہت اختلاف ترتیب کہ با ایں مصحف موجود دارد کہ با و مانوس شدند۔ حفظ آں از تکالیف مشکلہ مکلفین خواہد بود و در غیبت نعمانی مروی است کہ فرمود۔ خروج مے کند قائم علیہ السلام با امرے جدید و قضائے جدید و کتابے جدید۔

و نیز روایت کردہ از اصبغ بن نباتہ از آنجناب (علی) کہ فرمود گویا مے بینم عجم را کہ خیمہ ہائے ایشاں در مسجد کوفہ است تعلیم مے کنند بہ مردم قرآں را۔ چنانچہ نازل شدہ گفت گفتم یا امیر المومنین آیا ایں قرآں بہماں نحو نازل شدہ نیست فرمود نہ۔ محو شدہ ازاں ہفتاد نفر از قریش باسم ہائے شاں و اسم ہائے پدر ہائے شاں و وانگذاشتند ابولہب را۔ مگر برائے نقص رسول خدا صلے اللہ علیہ آلہ چوں عم آنجناب بود۔ و نیز روایت کردہ از جناب صادق علیہ السلام کہ فرمود واللہ گویا نظر مے کنم بسوئے آنحضرت یعنے قائم بین رکن و مقام کہ بیعت میگیرد از مردم بر کتابے جدید

ودر کافی مروی است از جناب باقر علیہ السلام کہ فرمود در تفسیر آیت شریفہ ولقد اٰتینا موسیٰ الکتٰب فاختلف فیہ کہ اختلاف کردند بنی اسرائیل چنانچہ اختلاف کردند ایں امت در کتاب وزود است کہ اختلاف کنند در کتابے کہ با قائم علیہ السلام است کہ مے آورد آنرا تا اینکہ انکار مے کنند آنرا جماعت بسیارے از مردمان پس آنہا پیش مے طلبد و گردن ایشاں را مے زند۔

و در ارشاد شیخ مفید مروی ست از حضرت باقر علیہ السلام کہ فرمود ہر گاہ خروج کرد قائم آل محمد علیہم السلام خیمہا مے زند۔ برائے آنانکہ تعلیم مے کنند بہ مردم قرآن را۔ بر آں نحو یکہ نازل شدہ پس مشکل ترین کار خواہد بود۔ برآنانکہ حفظ نمودند او را امروز۔ زیرا کہ آں قرآن مخالفت دارد با ایں قرآن در ترتیب و در غیبت فضل بن شاذان ہمیں مضمون را بسند صحیح روایت کردہ از حضرت صادق علیہ السلام نجم ثاقب ص۵۵

یعنی ظاہر ہونا علی علیہ السلام والے قرآن کا جس کو انہوں نے بعد وفات رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جمع کیا تھا۔ بغیر کسی قسم کے تغیر و تبدل کے اور جو کچھ کہ بطور اعجاز کے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ سب کچھ اسمیں موجود ہے۔ اور جس کو انہوں (جناب علی) نے صحابہ رسول کے پیش فرمایا تھا۔ مگر انہوں نے منظور نہ کیا۔ اسپر جناب علی علیہ السلام نے اسکو مخفی رکھا۔ اور اب تک اسی طرح باقی ہے یہانتک کہ آنجناب (امام مہدی) پر ظاہر ہوا۔ اور مخلوق کو حکم ہو گا کہ اس قرآن کو پڑھیں اور ضبط کریں۔ اور چونکہ قرآن موجودہ (جس سے وہ مانوس ہو چکے ہیں) کی ترتیب میں اختلاف ہے۔ اُس قرآن کا یاد کرنا مکلفین کے لئے از حد مشکل ہے۔ اور نعمانی کی کتاب غیبت میں مروی ہے کہ فرمایا حضرت (مہدی) قائم خروج کرینگے۔ ساتھ امر جدید اور کتاب جدید اور قضا جدید کے۔

اصبغ بن نباتہ نے جناب علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ میں عجم کو دیکھتا ہوں کہ ان کے خیمے کوفہ کی مسجد میں لگے ہیں۔ لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیتے ہیں۔ جیسے کہ وہ نازل ہوا تھا راوی مذکور نے عرض کی اے امیر المومنین کیا یہ قرآن اس طرح نازل نہیں ہوا۔ فرمایا نہیں۔ اس میں سے ستّر نفر قریش کے نام محو کر دیئے گئے ہیں۔ معہ اُن کے باپ دادوں کے نام کے۔ اور جو ابولہب کا نام رہنے دیا ہے تو صرف اسواسطے کہ چونکہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چچا تھا اور ان کو اس کے نام سے شرمساری رہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ فرمایا گویا میں حضرت قائم کو دیکھ رہا ہوں۔ رکن اور مقام کے درمیان کہ لوگوں سے بیعت لے رہے ہیں۔ کتاب جدید پر اور کافی میں مروی ہے۔ جناب باقر علیہ السلام سے کہ فرمایا۔ آیہ ولقد اٰتینا موسی الکتٰب فاختلف فیہ (کہ تحقیق ہم نے موسیٰ کو کتاب دی۔ پس اختلاف کیا گیا اسمیں) کی تفسیر میں کہ اختلاف کیا بنی اسرائیل نے جیسے کہ اختلاف کیا اس اُمت نے کتاب میں اور عنقریب اختلاف کرینگے۔ اس کتاب میں جو کہ قائم علیہ السلام کے ساتھ ہے کہ لائینگے وہ اس کو۔ اور بہت سے لوگ اس کا انکار کرینگے۔ پس ان کو اپنے سامنے طلب کرینگے۔ اور ان کی گردن مار دینگے۔

اور شیخ مفید کے ارشاد میں مروی ہے۔ امام باقر علیہ السلام سے کہ فرمایا کہ جب حضرت قائم علیہ السلام خروج کرینگے۔ خیمے لگا دینگے۔ تاکہ لوگوں کو قرآن اسطرح سکھائیں جسطرح کہ نازل ہوا تھا۔ پس ان کو اس کا حفظ کرنا سخت ہی کٹھن ہو گا۔ کیونکہ یہ قرآن اس قرآن سے ترتیب میں مختلف ہے۔

حضرت امام غائب کے امر جدید و قضائے جدید کی مزید مثالیں :۔

۱۔ سب سے پہلے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور جناب علی اور بعد ازاں سب سے پہلے جبرئیل آپ کے ہاتھ پر بیعت کرینگے۔ حق الیقین و رسالہ رجعت مجلسی

۲۔ آیۃ لیظہرہ علی الدین کلّہ کے مطابق چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ابھی تمام ادیان باطلہ پر غلبہ حاصل نہیں ہوا۔ کیونکہ اگر غالب ہو چکے ہوتے تو یہود و نصاریٰ و مجوس و صابی وغیرہ کوئی دین زمین پر نہ رہتا۔ بلکہ ایں در زمان مہدی در رجعت رسول خواہد بود۔ رسالہ رجعت ص۴۳۔ بلکہ یہ اس وقت ہو گا۔ جبکہ مہدی ظاہر ہونگے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی دوبارہ زندہ ہو کر ان کے ساتھ ہونگے۔ حضرت رسول ؐ اور جناب علی علیہ السلام امام غائب کے ہمراہ کوہ قاف تک تمام زمین میں پھر آئینگے۔ اور دین کو برپا کرینگے۔ سب امام اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہوئے ہونگے۔ اور جو کچھ اُمت کے ہاتھوں سے ان کو تکالیف پہونچی ہیں۔ اس کی شکایت فرمائینگے۔ رجعت صفحہ ۳۸

۳۔ دار ہجرت مدینہ کی بجائے نجف اور کوفہ کے درمیان قرار پائے گی۔ اور مہدی کا دار الخلافہ شہر کوفہ ہو گا موجودہ خانہ کعبہ کو گرا دیا جائے گا۔ رسالہ رجعت ص۴۳

۴۔ امام غائب مسجدوں کے کنگرے اور منارے گرا دینگے۔ شارع عام ساٹھ ساٹھ گز چوڑے کر دیئے جائینگے۔ اور جو مسجد راستے میں آگئی۔ اس کو برطرف کر دینگے۔ رسالہ رجعت مجلسی صفحہ ۵۲۔

۵۔ آپ کے اصحاب جان نثار میں سے بعض لوگ آپ کے حکم کی نافرمانی کرینگے۔ ان کو مطابق قضائے آدم علیہ السلام اپنے سامنے بُلائیں گے۔ اور حکم دینگے کہ ان کو قتل کر دیا جاوے۔ پھر دوبارہ حکم دینگے اور آپ کے جان نثاروں میں سے ایک گروہ انکار کر دیگا تو حضرت امام ان کو مطابق قضائے داؤد علیہ السلام اپنے سامنے حاضر کر کے اپنے ہاتھ سے ان کی گردن اڑا دینگے۔ دیکھو نجم ثاقب ص۶۷

چالیس ہزار زیدی شیعوں کو قتل کرینگے۔ جن کی گردنوں میں قرآن لٹکتے ہونگے۔ رسالہ رجعت ص۳۷

حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے دوستداروں کو ہلاک کیا جاویگا۔ اور ان دونوں بزرگوں کو قبروں سے نکالکر ان کے کفن اُتار لینگے۔ اور ان کو دوبارہ زندہ کر کے درخت سے لٹکا دینگے۔ اور سب مخلوق کے حاضر حضور ابتدائے عالم سے لے کر آخر تک جو ظلم

کفر سرزد ہوئے ہیں۔ سب کا وبال ان دونوں کی گردنوں پر ڈالکر ان پر فرد جرم قائم کی جائے گی۔ آگ کو حکم ہو گا کہ زمین سے نکل آ۔ اور ان کو اس درخت سمیت جلادے۔ اور ہوا کو حکم ہو گا کہ ان کی خاکستر کو دریا برد کردے۔ یہیں تک بس نہیں۔ بلکہ دن رات میں ہزار ہزار مرتبہ ان کو قتل کرینگے۔ اور ہزار مرتبہ زندہ کرکے عذاب دیتے رہینگے۔ رسالہ رجعت صفحہ ۳۵ و صفحہ ۳۶ +

حضرت صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر حد جاری کی جائیگی تاکہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقام لیا جاوے۔ نجم ثاقب صفحہ ۳۹ +

۲۔ تمام اہلسنت بوجہ معاش بیمار تنگ ہو جائینگی کہ فضلہ کھانے پر مجبور ہو جائینگے۔ و در حدیث دیگر منقول است۔ در تفسیر این آیہ کریمہ فان لہ معیشۃ ضنکا کہ حضرت صادق فرمود کہ این آیہ در باب ناصبان و سنیان است۔ در رجعت فضلہ بنی آدم خوراک ایشاں خواہد بود۔ رجعت صفحہ ۵۹ نیز مقبول ترجمہ زیر آیۃ مذکورہ اور شیعوں کی عیش و استراحت کے تو کیا ہی کہنے؟ ان کو امام فرماتے ہیں:-

۳۔ شما شیعیان میوہ زمستان در تابستان بخورید و میوہ تابستان در زمستان بخورید۔ رجعت صفحہ ۵۹ آسمان سے منجانب خدا یہ نماے راحت افزا سیم افروز ہوا کریگی۔

۴۔ ای دوستان من ہر چہ خواہید از من سوال کنید کہ بسیار آزار کشید بد شواری دیدید و مظلوم شدید امروز روز بست کہ ہیچ حاجت از حاجات دنیا و آخرۃ سوال نکنید مگر آنکہ برآورم و طعام و آب ایشاں از بہشت برائے ایشاں آید۔ رجعت صفحہ ۶۲

اب فرمائیے جناب پیر صاحب احمدیت جدید ہے یا اثنا عشریت؟ اگر پیر صاحب اور ان کے ہم مشرب جواب دینا چاہیں تو ان امت محمد کی جو احمدیوں کے قرآن و صوم و صلوٰۃ و عقاید سے واقف ہو تم ہی خدا کے واسطے انصاف سے فرماؤ کہ درحقیقت دین کا الزام کم احمدیوں پر صادق آتا ہے یا ان مذہب جن کے عقاید کا کچھ نمونہ آپ اوپر ملاحظہ کر چکے ہیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

خواجہ کی چھڑیاں اور خواجہ حسن نظامی صاحب

اخبار خطیب میں خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی نے بعنوان "خواجہ کی چھڑیاں" ان قافلوں کا ذکر کیا ہے جو اطراف ہند سے ڈھول ڈھمکوں کے ساتھ ایک نشان لے کر اجمیر کی طرف منزلیں کرتے ہوئے جاتے ہیں اور مشائخ چشتیہ کے ہندوانہ رسوم کے اختیار کرنے کے متعلق لکھا ہے کہ :-

"انہوں نے (مشائخ چشتیہ نے) دیکھا کہ ہندوستان کی قومیں اپنے تیرتھوں پر سالانہ جمع ہوتی ہیں۔ اور جب تیرتھ جاترا کا زمانہ آتا ہے۔ جگہ جگہ اس کی تیاریاں ہونے لگتی ہیں۔ آبادیوں کے سامنے ایک نشان نصب ہوتا ہے جس کے نیچے عورت مرد بچے بوڑھے جمع ہو کر اپنے دیوتا کے گیت گاتے ہیں۔ جو لوگ تیرتھ نہیں جا سکتے وہ اسی نشان کے سامنے نذر بھینٹ چڑھا دیتے ہیں۔ اس کے بعد یہ نشان روانہ ہوتا ہے اور جاتری دیوتا کے نام کے زرد کپڑے پہنکر اس نشان کے ساتھ ہو لیتے ہیں۔ اسی طرح ہر قصبہ اور ہر گاؤں سے قافلے چلتے ہیں اور تیرتھ پر سب کا مجمع ہو جاتا ہے بزرگان دین نے انہیں رسومات کے موافق اسلامی رسمیں مقرر کیں۔ جو ایک ظاہر بین شرع پرست ملان کو تو ناگوار معلوم ہوتی ہیں۔ مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ ادع الی سبیل ربك بالحکمۃ۔ خدا کے رستہ کی طرف لوگوں کو حکمت سے بلانا چاہیئے۔ قرآن شریف کا حکم ہے اور صوفیہ مشائخ نے جو کچھ کیا وہ اسی حکم کی تعمیل میں کیا۔

سب سے پہلا اور بڑا تیرتھ اجمیر شریف میں حضرت خواجہ (معین الدین رحمۃ اللہ علیہ ناقل) کے مزار پر بنایا گیا جہاں سالانہ میلہ (عرس) ہندوستانی قاعدہ کے موافق رکھا گیا۔"

مذکورہ بالا سطور میں خواجہ حسن نظامی صاحب نے جو گل کھلائے ہیں ان سے قطع نظر کرتے ہوئے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ قرآن کریم کی آیت ادع الی سبیل ربك بالحکمۃ کا یہی مطلب ہے۔ جو خواجہ حسن نظامی نے بتاکر ان لغو اور ہندوانہ رسوم کو قرآنی حکم کے مطابق بنایا ہے۔ یا صریحاً قرآن کریم کی عملی تفسیر حضرت سرور کائنات سیدنا و سید الخلق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ کے خلاف ہے۔

اگر حکمت کے یہی معنے ہوتے کہ مذاہب باطلہ کے رسوم کی پیروی کیجائے تو چاہیئے تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین عرب کی مخالفت نہ کرتے اور جسطرح انہوں نے جو بت بنائے ہوئے تھے اسطرح نعوذ باللہ آپ بھی بنا لیتے تاکہ ان کی توجہ اس طرف کھنچتی۔ مگر بجائے اسکے کہ حضور ان کی پیروی کرتے۔ جب وہ آپ کے پاس آکر صرف اتنی خواہش کرتے ہیں کہ آپ کو جس چیز کی ضرورت ہے۔ مال کی۔ عورت کی۔ حکومت کی غرض جو کچھ آپ کو درکار ہے۔ آپ اشارہ کریں ہم حاضر کر دینگے۔ مگر آپ ہمارے معبودوں کی تردید نکریں۔ اور ان پر اعتراض نکریں لیکن آنحضرت صلعم کہ جنکو حکم تھا۔ ادع الی سبیل ربك بالحکمۃ صاف جواب دیتے ہیں کہ اگر سورج و چاند کو بھی میرے دائیں اور بائیں رکھ دو تو بھی یہ توقع مت رکھنا کہ میں نے جو کام شروع کیا ہے اسکو بند کر دونگا اور جس جھوٹ کی تردید کر رہا ہوں اس کی تائید کروں گا یا کم از کم اسکے متعلق سکوت ہی اختیار کر لوں گا۔

پس اگر "حکمت" کے یہی معنے ہوتے جو آج چودھویں صدی کے مولوی۔ صوفی۔ خواجہ حسن نظامی کرتے ہیں تو ضرور تھا کہ حضور بھی اس طریق کو اختیار کرتے لیکن ظاہر ہے کہ آپ نے ایسا نہیں کیا اور اسی کا نتیجہ ہے کہ عرب کی سرزمین رجس خداوثان سے پاک ہو گئی۔ اور آثار شرک و بت پرستی اس زمین سے بالکل محو ہو گئے مگر جن لوگوں نے "حکمت" کے یہ معنے سمجھے کہ غیر مذاہب کی رسوم کی پیروی کرنا۔ آج دیکھ لو انکا ماحول شرک سے پاک نہیں بلکہ انکی جگہیں مشرکانہ رسوم کا مرکز بن رہی ہیں۔

اخیر میں ہم اتنا بتا دیتے ہیں کہ حکمت کے معنے ہیں مضبوط اور پختہ اور ناقابل تردید بات جسکی بنیاد صحیح اور درست دلائل پر مبنی ہو اور براہین حقہ کا لشکر جس کا موید ہو پس اس آیت کے صحیح معنے یہی ہیں کہ تم لوگوں کو خدا کی راہ یعنے اسلام کی طرف بلاؤ۔ مگر کسطرح؟ مضبوط دلائل کے ساتھ جنکے آگے مخالف دم نہ مار سکے۔ لیکن اگر خشک دلائل ہی ہوں اور منطقیانہ استدلالات پر ہی بناء ہو تو ہر طبقہ کیلئے وہ دعوت مفید نہیں ہو سکتی۔ اسلئے والموعظۃ الحسنۃ کہ باتیں مضبوط اور پختہ ہوں مگر ساتھ ہی موثر وعظ ہو جس سے ہر شخص کے دل میں تمہاری باتیں گھر کریں۔

غیر مبائعین کی غلط بیانیوں کا ازالہ

"عقائد محمودیہ" نام تین نمبر مولوی مدثر شاہ صاحب کی طرف سے شائع ہوئے ہیں۔ ان کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مدثر شاہ صاحب نے اعتراضات اور الزامات لگانے میں غیر احمدیوں کو اب بناوٹی اعتراض اور الزام کی تکلیف و محنت سے سبکدوش کر دیا ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ یہ لوگ مبائعین کی تحریروں کی آڑ میں کیسی جرأت اور بے باکی سے حضرت مسیح موعود پر کھلے حملے کرتے ہیں۔ رسائل مذکورہ میں مولوی صاحب نے وہ کرتب دکھائے ہیں۔ جو ایک ادنیٰ اور معمولی آدمی کو بھی پڑھکر شرم آتی ہے۔ اور اگر مولوی صاحب پر حسن ظنی کی جائے تو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ شخص اردو سمجھنے کی قابلیت سے بھی محروم ہے اور اگر علمی قابلیت کو قبول کیا جائے تو پھر ماننا پڑتا ہے کہ یہ شخص تقویٰ۔ دیانت سے خالی اور مغالطہ دہی اور غلط بیانی میں ماہر و لاثانی ہے۔ مثال کے طور پر انکے ایک دو مغالطوں کو ذیل میں دکھایا جاتا ہے:

حضرت مسیح موعود خطبہ الہامیہ کے صفحہ ۱۸۱ میں فرماتے ہیں "اور جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی ہے پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں اقوی اور اکمل بلکہ بدر کامل کی طرح ہے"

پھر فرماتے ہیں "اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانہ میں بدر ہو جائے خدا تعالیٰ کے حکم سے پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کے رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو"

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود آنحضرت کی دو بعثتوں کا ذکر فرماتے ہیں۔ اور بعثت اول کو ہلال اور بعثت ثانی کو بدر کی طرح قرار دیتے ہیں۔ اسی کے رو سے میں نے اپنے ایک مضمون میں جو اخبار الفضل مجریہ ... جولائی ۱۹۱۶ء میں "احمد نبی اللہ" کے عنوان سے شائع ہوا تھا لکھا کہ حضرت مسیح موعود نے آنحضرت کی بعثت اول اور ثانی کی باہمی نسبت کو ہلال اور بدر کی نسبت سے تعبیر فرمایا"

اب مولوی مدثر شاہ صاحب نے اس صاف اردو عبارت کا مطلب اپنے فہم رسا سے۔ اسی رسالہ عقائد محمودیہ نمبر ۱ کے صفحہ ۲۲ پر اس طرح لکھا ہے کہ "عبارت بالا میں صاف لفظوں میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ آنحضرت مثل ہلال کے ہیں ...... لیکن مرزا صاحب مثل بدر کے ہیں ...... استغفر اللہ ثم استغفر اللہ ایسا توہین کرنیوالا کوئی فرقہ اسلام میں نہیں گذرا۔ ہاں یہ خوب یاد رہے کہ مرزا صاحب نے خطبہ الہامیہ میں کسی جگہ نہیں لکھا کہ آنحضرت مثل ہلال ہیں اور میں مثل بدر ہوں" یہ ہے عبارت آپکی جس کا آخری فقرہ ہماری طرف سے کافی جواب ہے کہ فی الواقعہ حضرت مرزا صاحب نے خطبہ الہامیہ میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ آنحضرت مثل ہلال ہیں اور میں مثل بدر کے۔ بلکہ آپنے جو کچھ لکھا وہ آنحضرت ہی کی دو بعثتوں کے متعلق لکھا اور ہلال اور بدر کی نسبت بیان فرمائی تو وہ بھی آنحضرت ہی کی دو بعثتوں کے متعلق۔ اور یہی وہ بات ہے جسے ہم نے اپنے مضمون میں بیان کیا۔ اب اسپر اعتراض کیا ہوا۔ اور توہین کس فرقہ نے کی۔ کیا مولوی مدثر شاہ صاحب کے نزدیک خطبہ الہامیہ کی وہ عبارت کہ جس میں آنحضرت کی بعثت اول و ثانی کو ہلال اور بدر کی نسبت سے بیان فرمایا ہے۔ خطبہ میں موجود نہیں۔ اور اگر موجود ہے تو کیا مولوی مدثر شاہ صاحب کے نزدیک وہ غلط ہے اور اگر صحیح ہے تو پھر اس حوالہ کو توہین قرار دینا کیا معنی رکھتا ہے کیا ہم مبائعین کی آڑ میں کہیں حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت کو تو خطبہ الہامیہ کی عبارت کی بنا پر غیر احمدیوں کی طرح جھوٹے الزام سے توہین کرنیوالا فرقہ نہیں قرار دیا جا رہا۔ پھر خطبہ الہامیہ میں اگر یہ عبارت نہیں پائی جاتی کہ آنحضرت ہلال کی طرح ہیں اور مرزا صاحب بدر کی طرح تو کیا مدثر شاہ صاحب یہ الفاظ میری کسی تحریر سے دکھا سکتے ہیں۔ اور اس موقع پر جو میری عبارت نقل کی گئی ہے اس میں یہ الفاظ پائے جاتے ہیں۔ اگر نہیں پائے جاتے تو کیا اس سے وہ دو نتیجے نہیں نکلتے جو میں نے شاہ صاحب کے متعلق شروع مضمون میں عرض کئے تھے۔ یعنی یہ کہ یا تو شاہ صاحب اردو عبارت کو نہیں سمجھ سکتے یا یہ کہ خود تراشیدہ باتوں سے مغالطہ دہی سے اپنے تقویٰ۔ اور دیانت اور امانت کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ سو آپ کے حوالہ سے وہی بات ثابت ہوئی۔

اسی طرح آپ رسالہ مذکورہ کے صفحہ ۲۱ پر میرے ایک مضمون سے جو ۲۹ جون ۱۹۱۵ء کے اخبار الفضل میں "احمد نبی اللہ" کی سرخی کے نیچے شائع ہوا۔ عبارت ذیل نقل کرتے ہیں۔ "نیز مسیح موعود کو احمد نبی اللہ نہ تسلیم کرنا اور آپ کو امتی قرار دینا اور امتیوں میں داخل کرنا ہے جو کفر عظیم اور کفر بعد کفر ہے ...... امتی ہونیکی حیثیت بطور آئینہ کے ہے جو احمد نبی اللہ کے وجود نبوت اور رسالت کو دکھلانے کے وقت اسے احمد نبی اللہ سے غلام احمد اور امتی نہیں بنا دیتی"

میری اس عبارت سے آپ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ "عبارت بالا کا اصل مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب کو غلام اور امتی قرار دینا آنحضرت کو امتی اور غلام قرار دینا ہے چونکہ آنحضرت صلعم ہرگز امتی اور غلام نہیں ہو سکتے اسی طرح مرزا صاحب بھی ہرگز امتی اور غلام نہیں ہو سکتے۔ بلکہ مرزا صاحب کو امتی اور غلام کہنا کفر عظیم اور کفر بعد کفر ہے" ایک ایسا انسان کہ جس نے میرا وہ سارا مضمون پڑھا ہو جس کی عبارت کا ایک ٹکڑا شاہ صاحب نے بطور حوالہ کے نقل کیا۔ وہ اس بات کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ کہ شاہ صاحب میں اردو عبارت کے سمجھنے کی کسقدر مہارت اور قابلیت ہے۔ میرا مضمون جس کا حوالہ نقل کیا گیا۔ وہ محض حضرت مسیح موعود کی تحریر اور تفسیر کی بنا پر آنحضرت کی دو بعثتوں کے متعلق ہے۔ چنانچہ وہ شروع ہی ان الفاظ سے ہوتا ہے کہ "سورۃ جمعہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت کے دو بعث ہیں۔ بعث اول تکمیل ہدایت کے لئے اور بعث ثانی تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے" پھر آگے چلکر یوں لکھا ہے "بعث اول نبوت اور رسالت کے معنوں میں تھی نہ ظاہری وجود کے لحاظ سے بعث ثانی بھی انہی معنوں میں ہے" اور اس مضمون کے تحریر کرنیکی غرض یہ تھی کہ حضرت مسیح موعود کو چونکہ مقابل میں امتی اور غلام احمد ہونیکی وجہ سے نبی کہنا کفر قرار دیا گیا اسلئے اس جہالت کے غلط خیال کی تردید کے لئے مضمون

میں ایسا پہلو اختیار کیا گیا کہ جو بر مسلمات خصم اسے مسیح موعود
کے نبی اللہ تسلیم کرنے پر مجبور کرے۔ اور تا اس سے
وہ اپنی غلطی سے باز آئے۔ سو میں نے اس مضمون کو آخر
تک آنحضرتؐ کی دو بعثتوں کے تذکرہ میں ہی بیان کیا
ہے۔ اب جبکہ حضرت مسیح موعودؑ نے یہ فرمایا ہے
کہ آنحضرتؐ کی بعثت جس طرح الف خامس سے تعلق
رکھتی ہے۔ ویسے ہی الف سادس سے اور جو اس سے
انکار کرے۔ اس نے نص قرآن اور حق کا انکار کیا۔
اور وہ اس انکار سے ظالموں سے ہے۔ اور یہ کہ جو
میری جماعت میں داخل ہوا۔ درحقیقت آنحضرت
سید المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔ اور یہ کہ جو شخص مجھ
میں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تفریق کرتا
ہے۔ اس نے نہ مجھے دیکھا اور نہ پہچانا۔ تو کیا ایک ایسے
شخص کے لئے جو اپنے تئیں احمدی ظاہر کرتا ہے
اور دعوے احمدیت میں سچا ہے۔ اُسے حضرت مسیح
موعود کے ان ارشادات پر ایمان لانا ضروری نہ ہوگا
پس اگر اس کے لئے ضروری اور لازمی ہے۔ کہ
وہ حضرت مسیح موعود کی ان ہدایتوں پر ایمان لائے اور
ان کو قبول کرے۔ تو لازماً اسے یہ بھی ماننا پڑیگا۔
جو میں نے اپنے مضمون میں لکھا۔ اور جس کی کچھ
عبارت کو مغالطہ دہی کے طور پر مدثر شاہ صاحب نے
نقل فرمایا۔ اب جبکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ
کی بعثت ثانی بقول حضرت مسیح موعود برحق ہے۔ اور
یہ کہ بعثت ثانی آنحضرتؐ کی نبوت اور رسالت کے
معنوں میں ہی ہے۔ جس کی وجہ سے حضرت مسیح موعود
احمد نبی اللہ کا ظہور بروزی معنوں میں آنحضرتؐ کا ہی
ظہور ہے۔ اور یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ کے نبی اللہ ہونے
میں آنحضرتؐ کا اُمتی اور غلام ہونا مانع نہیں جیسا
کہ غیر مبایعین کا اعتقاد ہے کہ ایک اُمتی نبی نہیں
ہو سکتا۔ اور نہ غلام احمد احمد بن سکتا ہے۔ ان کی اس
مغالطہ دہی اور جاہلانہ ضد کے جواب میں میں نے بطور
علاج یہ لکھا کہ مسیح موعود کو احمد نبی اللہ نہ تسلیم کرنا
اور آپ کو اُمتی قرار دینا اور اُمتی گروہ میں سمجھنا گویا
آنحضرت کو جو سید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں

اُمتی قرار دینا اور اُمتیوں میں داخل کرنا ہے۔"
اب میری اس عبارت سے ظاہر ہے کہ میں نے کیا
لکھا۔ کیا میرا اس حوالہ میں پہلا فقرہ کہ مسیح موعود کو احمدؑ
نبی اللہ نہ تسلیم کرنا۔ سے صاف ظاہر نہیں ہے کہ
یہ فقرہ مسیح موعود کے نبی اللہ ہونے کے منکروں
کے عدم تسلیم کے اظہار میں ہے۔ جو آپ کو نبی اللہ
تسلیم نہیں کرتے۔ اور صرف آپ کو اُمتی قرار دیتے
اور اُمتیوں میں داخل سمجھتے ہیں۔ حالانکہ آپ کی نبوۃ
کا انکار اور آپ کے نبی اللہ ہونے کی حیثیت کو
نہ تسلیم کرنا گویا آنحضرتؐ کی بعثت ثانی کا انکار
ہے۔ اس لئے کہ آنحضرتؐ کی بعثت ثانی تو بلحاظ نبوۃ
و رسالت ہے۔ جس سے انکار کرنا آپ کی بعثت ثانی
کا انکار کرنا ہے۔ اب جبکہ مسیح موعود کے نبی اللہ
ہونے کا پہلو جو آنحضرتؐ کے نبی اللہ ہونے کا
پہلو ہے۔ اس سے انکار کیا تو کیا اس سے وہ نقص
لازم نہیں آئے گا۔ جو میں نے اپنے مضمون میں
بیان کیا تھا۔ اور وہ یہ کہ گویا آنحضرتؐ کو جو سید المرسلین
و خاتم النبیین ہیں اُمتی قرار دینا اور اُمتیوں میں داخل
کرنا ہے۔ جو صریح کفر ہے۔ اب اس صداقت سے کس
کو انکار ہے۔ بشرطیکہ وہ احمدی ہو اور دعوئی احمدیت
میں سچا اور حضرت مسیح موعود کی ہدایات پر ایمان رکھتا
ہو۔ اس سے یہ مغالطہ دینا کہ حضرت مرزا صاحب کو اُمتی
اور غلام کہنا کفر عظیم اور کفر بعد کفر کہا ہے۔ اس کے
متعلق ہوشیار رہنا چاہیئے کہ میرا مطلب اور مقصد
ہرگز اس سے یہ نہیں کہ حضرت مرزا صاحب کو اُمتی
اور غلام احمدؐ کہنا کفر عظیم اور کفر بعد کفر ہے۔ بلکہ
میرے نزدیک تو حضرت مرزا صاحب کے نبی اللہ ہونے
کے پہلو کے علاوہ (جو آنحضرتؐ کی بعثت ثانی میں
آپ کے نبی اللہ ہونے کا پہلو ہے) آپ کے اُمتی اور
غلام احمدؐ ہونے کے پہلو سے انکار کرنا بھی موجب
کفر ہے۔ کیونکہ بموجب آیت ومن یطع اللہ والرسول
فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین الخ
حضرت مرزا صاحب کے نبی اللہ ہونے کی تصدیق کا معیار
ہی آپ کا اُمتی ہونا اور غلام احمدؐ بننا ہے۔ تو اس

سے انکار کیونکر ہو سکے۔ بلکہ اس سے انکار کرنا تو
قرآن کریم کے رو سے آپ کے نبی اللہ ہونے کے
متعلق اعتراضات کی راہ پیدا کرتا ہے۔ ہاں میرا مطلب
اپنی اس عبارت سے یہ تھا کہ مسیح موعود کو احمد نبی اللہ
نہ تسلیم کرنا۔ اور ان کی صرف یہ حیثیت تسلیم کرنا کہ
آپ صرف اُمتی ہیں اور اُمتیوں میں داخل ہیں اور بس
تو اس سے لازم آئے گا کہ حضرت مسیح موعود کے
نبی اللہ ہونے کا پہلو جو آنحضرتؐ کی بعثت ثانی میں
آپ کے نبی اللہ ہونے کا پہلو ہے۔ اور جس کے
تسلیم کرنے سے آنحضرتؐ کی بعثت ثانی کی تصدیق ہوتی
ہے۔ اس کے انکار سے گویا آنحضرتؐ کو بعثت ثانی
میں نبی اللہ ہونے کی حیثیت سے الگ کر کے ایک
اُمتی اور صرف اُمتی کی حیثیت میں پیش کرنا اور
اُمتیوں میں داخل کرنا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ آنحضرتؐ
کو بعثت ثانی میں نبوت سے معزول قرار دے کر یا
نبی اللہ کی حیثیت سے الگ مان کر صرف ایک اُمتی
کی حیثیت میں تسلیم کرنا کتنا بڑا کفر ہے۔ اور آنحضرتؐ
کی نسبت ایسا اعتقاد کرنا اگر کفر عظیم نہیں اور یہ ہی کفر
بعد کفر ہے۔ تو میں جناب مولوی مدثر شاہ صاحب سے
پوچھتا ہوں کہ وہ خدا کے لئے مکروں اور مغالطوں سے
الگ ہو کر سچے دل سے خدا کو حاضر ناظر جان کر بتائیں
پھر ایسا اعتقاد کیسا ہے۔ اور اسے کس حیثیت میں سمجھنا
چاہیئے۔ کیا آپ کے نزدیک یہ ایمان اور تقوےٰ
ہے۔ اگر ایسا ہی ہے۔ تو آپ اس کا اعلان کر دیں کہ
آنحضرت کو بعثت ثانی میں اس تنزل کے ساتھ اعتقاد کرنا
کفر نہیں۔ بلکہ عین ایمان اور بہت بڑا موجب ثواب ہے
پھر عرض ہے کہ بات تو آنحضرتؐ کی دو بعثتوں کی تھی
جو بوجہ دعوٰی [illegible] آپ کو بھی ماننی پڑے گی۔ اب اس کو
مغالطہ کی غرض سے غلط پیرایہ میں لینا اور خلاف منشاء
ارشاد حضرت مسیح موعود کہ من فرق بینی و بین المصطفٰے
فما عرفنی وما رأی۔ آنحضرتؐ اور حضرت مسیح موعود
کے درمیان تفریق ڈالکر آنحضرتؐ کی بعثت ثانی کی حقیقت
کے سمجھنے میں الجھن پیدا کرنا اور لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنا اور
سادہ لوگوں کو بہکانا۔ اور طالبان حق کی راہ میں روک بننا

اور ردوکد پیدا کرنا یہ تقوے شعار لوگوں کا کام نہیں ہے بلکہ پھر یاد رہے اس جواب کے ان لوگوں کے لئے کہ جنکے سامنے میر مدثر شاہ صاحب یا انکے ہم مشرب اور ہم پیشہ لوگ ہماری تحریروں کو پیش کرکے دھوکا دینا چاہیں۔ اور انھیں ہماری تحریروں کے حوالے دکھا کر ہماری نسبت کچھ کا کچھ بیان کرکے انہیں ہماری نسبت بدظنی میں ڈالنا چاہیں۔ ایسے لوگوں کی خدمت میں ہماری طرف سے التماس ہے کہ وہ ان لوگوں کے پیش کردہ حوالہ پر ہی اکتفا نہ کریں۔ بلکہ ان سے اصل تحریر کا مطالبہ کریں۔ اور اصل عبارت ساری کی ساری اول سے آخر تک ضرور پڑھیں۔ اس سے وہ سارا مغالطہ جو وہ پیش کرینگے۔ دور ہو جائے گا۔ اس لئے کہ ان لوگوں کا کچھ اعتبار نہیں۔ کیونکہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ مولوی محمد علی جو اس گروہ کا امیر ہے اس نے ایک حوالہ حضرت مسیح موعود کی تحریر سے دیا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے۔ کہ فرشتہ نے آنحضرۃ کی والدہ کو حمل کی حالت میں کہا کہ تیرے بطن میں نبی کا ہے۔ اس کا نام احمدؐ رکھنا۔ حالانکہ اصل عبارت میں لکھا ہے کہ اس کا نام محمدؐ رکھنا۔ لیکن مولوی محمد علی نے حوالہ میں بجائے محمدؐ کے اپنے مفید مطلب بنانے کی غرض سے احمدؐ لکھکر پیش کر دیا۔ اور مطالبہ کرنے پر آج تک دم بخود اور سکوت میں ہیں۔ اب جبکہ امیر صاحب کا یہ حال ہو۔ تو میر مدثر شاہ صاحب اور حکیم محمد علی صاحب کو اس فن میں کیسی مہارت اور کتنا تو غل حاصل ہو گا۔

پس ان اصحاب کی طرف سے حوالہ میں جب بھی ہماری کوئی تحریر پیش ہو۔ اس کے لئے بہت بڑی احتیاط درکار ہے۔ ہاں اگر وہ کسی کے سامنے ہماری کوئی تحریر پیش کرکے اس کے کسی فقرہ کو خلاف منشاء ہمارے مغالطہ سے کفر ظاہر کریں یا خلاف قرآن یا حدیث صحیح یا خلاف منشاء حضرت مسیح موعود بتائیں تو پبلک ہوشیار رہے کہ ہم ایسے معنوں کے خود مخالف اور منکر ہیں۔ اور ہمارا مذہب وہی ہے۔ جو قرآن و حدیث کے مطابق اور حضرت مسیح موعود کی تعلیم اور

رسالہ تذکرہ یونس پر تنقید

نمبر (۱)

"تذکرہ یونس" کے نام سے مفتی عبداللطیف صاحب مونگھیری کا لکھا ہوا ایک رسالہ حال میں مجھے ملا۔ جسکے شایع کرنے کی غرض یہ بتلائی گئی ہے کہ "مرزا صاحب نے اپنے رسالوں میں بہت جگہ حضرت یونس علیہ السلام کی نسبت یوں لکھا ہے۔ کہ انہوں نے عذاب آنے کی پیشگوئی کی تھی۔ مگر پوری نہیں ہوئی۔ اس رسالہ میں نہایت صفائی سے ثابت کیا ہے کہ یہ الزام محض غلط ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کی۔ جو پوری نہیں ہوئی ہو۔"

قبل اسکے کہ میں مفتی صاحب کے بیانات کو غلط ثابت کرکے یہ دکھاؤں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت یونسؑ کی پیشگوئی کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہی بالکل درست اور صحیح ہے۔ ان کی عجیب و غریب تمہید کے ایک ایک فقرہ کو لیکر اسپر تنقید کرنا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ معلوم ہو جائے کہ وہ کس علم اور عقل کے مالک ہیں۔ اور کس برتے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر زبان اعتراض دراز کر رہے ہیں۔ قولہٗ کے عنوان سے مفتی صاحب کی عبارت درج ہوگی۔ اور اقول کے ماتحت اسپر تنقید کیجائے گی۔

قولہٗ ۔ "اسلام سچائی اور اصلیت کی عمارت ہے اور ایسی مستحکم اور بلند ہے۔ جو چودہ سو برس سے اب تک اپنی آب و تاب سے قائم ہے۔"

اقول ۔ اس قول سے اگر مفتی صاحب کی مراد یہ ہے، کہ وہ اسلام جو قرآن کریم کے اندر موجود ہے۔ وہ جیسا پہلے تھا ویسا ہی اب بھی ہے۔ تو یہ ایک حد تک صحیح ہے۔ لیکن قرآن کریم پر مفسرین نے اپنی اختلاف بیانی سے ایسا غبار ڈالا ہے۔ اور اس کے جمیل چہرے کو ایسا چھپایا ہے۔ کہ اس کا سمجھنا جب تک اللہ تعالےٰ کا فضل عظیم ہی شامل حال نہ ہو تو سخت مشکل ہے۔ اور اگر اس قول سے یہ مراد ہے کہ مسلمان کہلانے والوں میں اسلام اسی آب و تاب کے ساتھ موجود ہے۔ جس کے ساتھ وہ تیرہ سو برس قبل موجود تھا۔ تو یہ بالکل خلاف واقعہ ہے۔ وہ کون آنکھ ہے۔ جو مسلمانوں کی حالت زار کو دیکھ نہیں رہی۔ شعر ؎

هر طرف سیل ضلالت صد هزاران تن ربود
حیف بر چشمیکه اکنون نیز هم هوشیار نیست

یہ زمانہ اس فقرہ کا مصداق ہو رہا ہے۔ کہ مسلمانی در کتاب و مسلمانان در گور ۔

قولہٗ ۔ "کیا اسلام کسی شعبدہ باز کا شعبدہ ہے یا کسی دجل فریب کا پردہ یا کسی مکار فریبی کا جھوٹا ڈھکوسلا کہ جس کی بنیادوں کو کوئی شعبدہ یا دجل و فریب یا مکر و خدع متزلزل کر دے۔"

اقول ۔ اسمیں کیا شک ہے کہ خدا کے مقرر کردہ سلسلوں کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔ اور کسی کا دغا اور فریب اور خدع انکی عمارتوں کو متزلزل نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود کا سلسلہ اسلام کی خدمت کے لئے قائم کیا گیا ہے مخالفین نے کتنی کوشش کی۔ کیا اس سلسلہ کی محکم عمارت کو کوئی نقصان پہنچا سکے۔

قولہٗ ۔ "جھوٹ اور چالاکی کی عمارت کو اسقدر استحکام کہاں جو اتنے طویل زمانہ تک ٹھہرے۔ دجل و فریب کی ملمع کاری کو اسقدر بقاء کہاں جو عرصہ تک باقی رہے۔"

اقول ۔ اس دلیل سے جملہ مذاہب کی سچائی ثابت ہوتی ہے۔ جنمیں سے اکثر تو بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے دنیا پر ظاہر ہوئے۔ اور کئی مذہب آپ کے بعد جیسے شیعہ۔ خوارج۔ معتزلہ۔ مہدویہ وغیرہ غرض یہ ایسی دلیل ہے کہ اس سے جملہ مذاہب کو قبول کرنا پڑے گا۔ کیا مفتی عبداللطیف صاحب اس کیلئے تیار ہیں۔

قولہٗ ۔ "کیا مسلمان واقعی جھوٹے کرشموں اور شعبدوں کے پجاری ہیں کہ جب کسی نے کوئی شعبدہ دکھایا۔ یا کرشمہ بتایا۔ اس کے ساتھ ہو لئے۔ اور اسپر ایمان لے آئے۔ اس کو خدا کا رسول سمجھنے لگے۔ ہرگز نہیں۔"

اقول ۔ ان الفاظ میں حضرت مسیح موعود کے نشانات پر طعن کیا گیا ہے۔ اور آپ کے معجزات کو جھوٹے

کرشمے اور شعبدے بتایا گیا ہے۔ میں کہتا ہوں۔ انبیاء علیہم السلام کے منکرین ہمیشہ اسی طرح ان کے معجزات کو سحر اور شعبدہ کہکر ایمان سے محروم رہے۔ اور جہنم ابدی کے وارث ہوئے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وان یروا ایۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر۔ اگر کوئی نشان دیکھتے ہیں۔ تو اس سے منہ پھیرتے ہیں اور اسے چالاکی۔ شعبدہ۔ جادو اور نہایت پختہ جادو کہہ دیتے ہیں۔

قولہ:۔ ہم مسلمانوں کا یہ اعتقاد ہے۔ اور بانی اسلام جناب محمد رسول اللہ (روحی فداہ) صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کی خبر دی ہے۔ کہ میرے بعد دجال۔ کذاب دغا باز۔ مکار۔ فریبی۔ شیاطین الانس آئیں گے۔ اور کرشمے دکھائینگے۔ دیکھو خبردار تم ان کے فریب کے جال کا شکار نہ ہو جانا۔ اور ان کو اپنا نبی نہ ٹھہرانا۔"

اقول:۔ بانیٔ اسلام کی آپ لوگوں نے اچھی قدر کی۔ اور اسلام کے برکات اور اس کی آب و تاب تم نے یہی سمجھی کہ آنحضرت صلعم کے بعد صرف دجال اور شیاطین ہی آئیں گے۔ اور مسلمانوں کی قسمت میں سوائے دجالوں کے کسی برگزیدہ کا منہ دیکھنا نصیب نہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت جو کہ خیر اُمت ہے۔ نعوذ باللہ ایسی لعنت کی مستحق ہے کہ اسمیں شیاطین الانس ہی مبعوث ہوا کریں۔ کیا آپ کو وہ حدیث بھول گئی ہے۔ جسمیں ہر صدی کے سر پر مجددین کے مبعوث ہونے کی بشارت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دیگئی ہے۔ اور کیا آپ لوگ مہدی اور مسیح کے آنے سے بکلی منکر ہو بیٹھے ہیں جن کے ذکر سے کتب احادیث بھری پڑی ہیں۔ آپ لوگوں کو اپنی طبعی مناسبت سے کتب احادیث سے دجال اور شیاطین کی خبر ہی یاد رہی۔ اور اسی کے آپ لوگ منتظر ہوئے۔ اور خلفاء راشدین المہدیین کے ذکر کو آپ لوگ بھول گئے۔ یہی اسلام کی قدر اور اسلام کی خوبی آپ لوگوں نے سمجھی ہے

قولہ:۔ اب اگر کوئی آسمان پر اُڑنے لگے اور آسمان سے مینہہ برسائے۔ زمین سے سبزہ اگائے مُردہ کو زندہ بنائے۔ اور ایک پیشین گوئی نہیں بلکہ سرتاپا پیشینگوئی کا مجسمہ بنکر بن کر آئے۔ تب بھی مسلمان اس کی جانب نظر اٹھاکر نہ دیکھیں گے۔"

اقول:۔ جب آپ لوگوں کی یہ حالت ہے تو آپ لوگ مسیح کو اسی جسم کے ساتھ آسمان پر جانیوالا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معراج جسمانی کو اور مسیح کے مُردہ زندہ کرنے کے معجزہ کو اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا سے بارش برسنے کو اور قحط کو ارزانی سے بدل جانے کو ہرگز معجزہ یقین نہ کرتے ہونگے۔ کیونکہ اگر کوئی انسان آپ کے سامنے ایسا آئے۔ جس میں یہ صفات ہوں۔ تو آپ اس کی طرف نظر اٹھاکر بھی دیکھنے کے روادار نہیں ہونگے اسپر آپ کو آپ کا دل تو ملامت نہ کرے گا۔ کیونکہ اس کی قساوت پتھروں سے بھی زیادہ ہو چکی ہے۔ لیکن اگر دماغ میں عقل ہے۔ تو غور کیجئے۔ کہ اس قسم کے نشانات جس انسان کو دئے جائیں۔ اس کا اگر انکار کیا جائیگا۔ اور اس کے معجزات کو شعبدہ کہا جائیگا تو جن گذشتہ انبیاء کو یہی نشان دیئے گئے ہیں۔ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسیح اسرائیلی ان کو بھی (نعوذ باللہ) شعبدہ باز ماننا پڑے گا۔ اور ان کی سچائی کا انکار کرنا ہو گا۔ باقی رہا آپ کا یہ خیال کہ لاکھوں پیشگوئیاں بھی کسی کی سچی ہوں۔ اور وہ سرتاپا پیشگوئی ہو۔ تو بھی آپ اسکی طرف نگاہ نہیں کرینگے۔ آپ جانتے ہیں کہ اس سے آپکی کس حالت کا پتہ لگتا ہے۔ اور آپ کے خیالات کس ذات پاک کی عظمت کو بٹہ لگا رہے ہیں۔ جب ایک شخص اسقدر پیشگوئیاں بیان کرتا ہے کہ گویا غیب کے خزانوں کا وہ مالک ہے۔ اور پھر بھی وہ آپکے نزدیک مکار۔ فریبی اور دجال ہے۔ تو مہربانی کر کے بتلائیے کہ ان آیات کا آپ کیا مفہوم سمجھتے ہیں:۔

(۱) قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ

(۲) عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول (۳) ام عندھم الغیب فھم یکتبون۔

ترجمہ:۔ کہدے زمین وآسمان کے درمیان کوئی ایسا نہیں۔ جو غیب جانتا ہو بجز اللہ کے (۲) وہی غیب کا جاننے والا ہے۔ جو کہ اپنے برگزیدہ رسولوں کے سوا کسی کو غیب پر آگاہی نہیں دیتا (۳) کیا ان مخالفین کے پاس بھی غیب ہے۔ اگر ہے تو اس غیب کو لکھ کر شائع کریں۔"

ان آیات سے تین باتیں ثابت ہیں (۱) اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا (۲) اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ رسول پر ہی اپنے غیب کا کامل اظہار کرتا ہے (۳) رسولوں کے دشمنوں کے پاس غیب نہیں ہوتا۔ جسے وہ لکھ کر شائع کریں۔ قرآن کریم کے اندر ان آیات کے موجود ہوتے ہوئے کسی مومن کا کام نہیں کہ وہ کہے کہ چاہے کوئی شخص سرتاپا پیشگوئی ہو۔ میں اس کی طرف نگاہ نہیں کروں گا۔ لیکن مفتی صاحب بڑے زور شور سے یہ الفاظ لکھ کر شائع کر رہے ہیں۔ افسوس انکی حالت پر۔

قولہ:۔ "بشرطیکہ اللہ تعالےٰ نے انہیں علم کے ساتھ نور ایمان اور عقل کامل عنایت کی ہو۔"

اقول:۔ اس شرط کا ظہور کیونکر ہو گا۔ صحابہ کو جو نور ایمان اور نور علم سے مزین تھے۔ کہنے والوں نے سفہاء کہدیا۔ اور صابی یعنے بے دین کے لقب سے ملقب کیا۔ انبیاء کے مخالفین ہوائے نفسانی کو نور ایمانی بنایا کرتے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ۔ ولن ترضی عنک الیہود ولا النصاریٰ حتّٰی تتبع ملتہم و قال الشاعر " وکلٌ یدعی وصلاً بلیلی۔ ولیلی لا تقرُّ لھم بذاکی" آپ لوگوں کے علم اور نور ایمان کا مجسمہ لوگوں کے سامنے اسی وقت سے متمثل ہو چکا ہے۔ جس وقت سے آپنے ایسے خیالات شائع کئے ہیں جن سے کل انبیاء کے معجزات شعبدہ بازی کی سلک میں منسلک ہو جاتے ہیں۔

قولہ:۔ کیا اس پیشگوئی کے مطابق آپکے بعد جھوٹے نبی نہیں آئے۔ اور انہوں نے شعبدے اور کرشمے نہیں دکھائے۔"

اقول:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد سے آج تک کوئی ایسا انسان جسنے نبوت کا دعوےٰ کیا ہو اور انبیاء گذشتہ کے معجزات کی طرح اس نے معجزات

دکھائے ہوں۔ کوئی نہیں ہوا۔ کاش! اس کی آپ کوئی نظیر پیش کرتے۔ آہ! کیسا ملحدانہ خیال ہے کہ نعوذ باللہ اللہ تعالےٰ اپنے معجزات اور نشانوں کو جو راستبازوں کے صدق کے اثبات کے لئے ظاہر فرمایا کرتا تھا مفتری اور کذاب انسانوں کے لئے بھی ظاہر کر دیا کرتا ہے اور انہیں ایسے نشان دکھلانے کی قدرت اور طاقت دے دیتا ہے۔ [illegible] طرح [illegible] آپ نے تمام انبیاء کے [illegible] وش نہیں کیا۔

قولہ: "کیا رسول خدا نے نہیں فرمایا کہ میرے بعد دجال آئے گا۔ جو مردہ کو زندہ اور زمین کو سرسبز اور آسمان سے بارش برسائیگا۔ تو کیا سچے مسلمانوں کو دجال کا یہ شعبدہ راہ مستقیم سے بال بھر ہٹا سکیگا۔ ہرگز ہرگز نہیں"

اقول۔ ایسے عقیدہ نے ہی تو آپ لوگوں کو راستبازوں کے قبول کرنے سے روکا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا کہ تم لوگ یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم چلو گے۔ آپ لوگوں نے اپنی حالت سے اس بات کو سچا کر دیا ہے۔ آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور تصرف میں دجال کو شریک قرار دیا ہے۔ اتنا بڑا شرک کا عقیدہ تو مشرکین کے عقاید باطلہ کے بھی کان کترتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ السلام اپنا کیا عقیدہ ظاہر کرتے ہیں۔ قال ابراہیم ربی الذی یحیی و یمیت۔ کہ میرا رب وہ ہے۔ جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ یہی تعریف آپ لوگوں نے دجال کی طرف منسوب کی ہے۔ اگر یہ صفات واقعی دجال میں پائے جائینگے۔ تو وہ دجال کیوں ہوگا۔ کیونکہ دجال کے معنے تو فریب دہندہ کے ہیں۔ لیکن جب اس میں زندہ کرنے کا کمال پایا جائیگا اور وہ اس کا اظہار کرے گا۔ تو اس کے اس فعل کو فریب کون کہہ سکیگا۔ ہاں اگر مردے زندہ کرنا اور بارشیں برسانا اور سبزیاں اگانا آپ لوگوں کے نزدیک دجل ہے۔ تو معلوم نہیں خدا تعالےٰ کے متعلق آپ لوگ کیا خیال رکھتے ہونگے۔

قولہ: "مسلمانو! اگر کوئی شخص تمام عمر پیشگوئی کرنے اور اس کی تمام پیشگوئیاں صحیح ہو جائیں۔ اور اسکو وہ اپنی نبوت کا نشان قرار دے۔ تو کیا تم واقعی اوس کو نبی مان لوگے۔ اور یہ اس کی سچائی کا نشان ہوگا۔ اگر ایسا ہے۔ تو پھر کیوں دجال کی خدائی سے انحراف کروگے۔ کیا نبوت کی عمارت انہی پیشگوئیوں پر قائم ہے؟"

اقول۔ دجال کے متعلق یہ امر ہرگز ثابت نہیں کہ وہ پیشگوئیاں کرے گا۔ اور اس کی پیشگوئیاں سچی ہونگی۔ کیونکہ جو ایسی پیشگوئیاں کرے۔ جو مصفا غیب پر مشتمل ہوں۔ اور وہ کثرت سے پوری ہوں وہ نبی ہوتا ہے۔ اور نبوت کہتے ہی پیش گوئی کرنے کو ہیں۔ کیونکہ عالم الغیب ہونا اللہ تعالےٰ کا خاصہ ہے۔ اللہ تعالےٰ کے بتانے کے بغیر کوئی شخص الغیب پر مطلع نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے وما تدری نفس ماذا تکسب غدًا۔ کوئی نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کرے گا۔ کیا آپ کا دجال اس آیۃ کریمہ سے مستثنیٰ ہے۔

قولہ: "آج دنیا میں سینکڑوں علوم ہیں جنکے ذریعہ سے آیندہ کی خبریں معلوم کر لی جاتی ہیں تو کیا کوئی شخص اگر ان میں سے کسی علم میں پوری مہارت رکھتا ہو۔ اور ایسی مشق ہو کہ کبھی اس کے حساب میں غلطی نہ ہو۔ اور پھر وہ ہر روز آیندہ کی صحیح صحیح خبریں دیا کرے۔ اور اس وجہ سے نبوت کا دعوےٰ کرے۔ تو محض ان پیشگوئیوں کی وجہ سے وہ نبی ہو سکتا ہے۔ اور کوئی عاقل اس کی نبوت پر ایمان لے آئے گا؟"

اقول۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ لکھتے ہوئے مفتی صاحب نے اس بات پر عمل کیا ہے کہ اگر انسان جھوٹ بولے تو سیر ہو کر بولے۔ کیونکہ آپ سینکڑوں علوم آیندہ کی خبریں معلوم کرنے کے لئے بتاتے ہیں۔ میں آپ سے سینکڑوں کی فہرست نہیں پوچھتا صرف ایک سو ایسے علم کا نام لکھ دیجئے یا پچاس یا پچیس کے ہی نام لکھ دیجئے۔ اصل بات یہ ہے کہ کوئی علم ایسا نہیں ہے۔ جس سے غیب کی قطعی اور یقینی خبریں معلوم ہو سکیں۔ کیا آج تک کسی نے کبھی ایسی مہارت پیدا کی ہے۔ جس کا آپ ذکر کرتے ہیں آپ کا یہ خیال اہل مکہ کے اس خیال سے ہرگز کم نہیں۔ جس کا ذکر اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں کیا ہے کہ واذا تتلی علیہم آیاتنا۔ قالوا قد سمعنا۔ لو نشاء لقلنا مثل ہذا۔ ان ہذا الا اساطیر الاولین۔ جب انہیں اللہ تعالےٰ کی بے نظیر معجز کلام سنائی جاتی۔ تو وہ کہدیتے ہم سن چکے۔ اگر ہم چاہیں تو اس کی مثل کہہ سکتے ہیں یہ پہلے لوگوں کی معمولی باتیں ہیں۔ یعنی اس میں مہارت پیدا کر لینا معمولی بات ہے۔ لیکن آج تک کسی نے ایسی مہارت پیدا کر کے اس کے مقابلہ میں کوئی کتاب پیش نہیں کی۔ کیا کسی ایسے شخص کو بطور نظیر پیش کر سکتے ہیں۔ جس نے آپ کے موہومہ ایسے سینکڑوں علوم میں مہارت پیدا کی ہو۔ جن سے غیب کی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ یا کیا آپ خود ہی ان علوم میں مہارت پیدا کر کے دکھا سکتے ہیں۔

قولہ: "صفحات تاریخ پر جہاں تک ہماری نظر ہے۔ اس کی بناء پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ کسی نبی نے پیشگوئی کو اپنا معیار نبوت نہیں ٹھہرایا۔ اور نہ ہی اپنی پیشگوئیاں قوم کے روبرو شمار کرائیں۔ اور ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ پیشگوئی ہرگز معیار نبوت نہیں ہے پیشگوئی جھوٹے اور سچے دونوں کرتے ہیں۔ اور معجزہ باتیں بھی دونوں سے ہوتی ہیں۔ یہ امور کبھی نبی اور غیر نبی میں فارق اور جدائی کرنے والے نہیں ہیں۔ اور نہ یہ نشان نبوت قرار پا سکتے ہیں۔"

اقول۔ گویا دوسرے الفاظ میں آپ تمام کفار کی تصدیق کر رہے ہیں۔ جنہوں نے انبیاء علیہم السلام کے معجزات کو دیکھ کر انہیں سحر اور جادو کہا۔ اور یہ کہا کہ ہم بھی ایسا کر سکتے ہیں یعنی نبی اور غیر نبی میں یہ کوئی ما بہ الامتیاز نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرعون سے حکایتاً فرمایا ہے:۔

قال اجئتنا لتخرجنا من ارضنا بسحرک یا موسیٰ فلنأتینک بسحر مثلہ ...... الایہ ...... موسیٰ کے نشان دیکھکر فرعون نے کہا کہ اے موسیٰ کیا تم اپنی شعبدہ بازیوں سے ہمیں اپنے ملک سے نکالا چاہتے ہو ہم بھی ایسی

شعبدہ بازیاں تجھے دکھادینگے۔ آپ کا قول بھی یہی ہے کہ سچے جھوٹے سب پیشگوئیاں بھی کر سکتے ہیں اور شعبدہ بازیاں بھی دکھا سکتے ہیں اگر سچے اور جھوٹے دونو کی پیشگوئیاں پوری ہوتی ہیں تو پھر صرف نبوت ہی مشتبہ نہیں ہو گی۔ بلکہ خدائی بھی مشتبہ ہو جاویگی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وعندہٗ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو۔ کہ غیب سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا یا وہ جانتا ہے۔ جسے خدا بتائے۔ آپکا یہ دعوےٰ کرنا کہ پیشگوئی معیار نبوت نہیں۔ کتاب اللہ کو پس پشت ڈالنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کا خاصہ یہی فرماتا ہے کہ وہ پیشگوئیاں کریں۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ وما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین۔ کہ ہماری طرف سے رسول صرف بشارت دینے والے اور ڈرانیوالے ہی بھیجے جاتے ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ تبشیر و انذار ہی پیشگوئی ہے اسکے علاوہ پیشگوئی کا اور کوئی مفہوم نہیں۔

قولہ۔ قرآن پاک نے خود اس کا فیصلہ کر دیا ہے اور جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت کا یہ نشان قرار دیا ہے کہ اس نے اندھوں کو بینا۔ گمراہوں کو راہ پر لگایا۔ اور دنیا کو نور اور حکمت سے بھر دیا۔ یعنے اصول تمدن اخلاق کو بتایا اور نیکی کو پھیلایا۔

اقول۔ کاش! آپ اس سلم معیار کے ماتحت حضرت مرزا صاحب کو پرکھتے۔ اور ان کی پیشگوئیوں سے مقابلہ میں اپنی کتابوں کے ورق سیاہ نہ کرتے تو دیکھتے کہ انکے ذریعہ سے کس قدر بگڑے ہوئے لوگوں کے اخلاق سدھر گئے اور کتنے بے دین راہ پر آئے اور کتنی اندھی آنکھیں انہوں نے کھولیں۔ اور کتنے کان ان کی برکت سے شنوا ہوئے اہل دنیا کے لئے کیسے تمدنی اور اخلاقی اصول صلح اور آشتی کو قائم کرنیوالے پیش کئے لیکن آپنے حضرت اقدس مرزا صاحب کے مقابلہ میں مومنانہ روش اختیار نہ کی۔ بلکہ نصاریٰ اور آریہ کی طرح اور یہود اور مشرکین کی طرح مسیح موعود کی جماعت پر طعن کیا اور آپکی خدمات کو عبث قرار دیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک مومن تو یہی خیال کریگا کہ انہوں نے نہایت اعلیٰ اصول پیش کئے اور اندھوں کو آنکھیں اور بہروں کو کان دیئے لیکن عنید دشمن تو یہی کہا کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلعم

اشتہار

سامان ورزش کیلئے احمدیوں کا اپنا کارخانہ

احمدی شائقین کو بذریعہ اس اشتہار کے بذریعہ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمارا کارخانہ ہر قسم کے سامان ورزش از قبیل کرکٹ ہاکی۔ فٹ بال۔ ٹینس بیڈمنٹن اور جمناسٹک وغیرہ مدت بیس سال سے ہندوستان اور بیرون از ہند بہم پہنچا رہا ہے لیکن ہنوز احمدی قوم نے زمانہ حال کی ورزش کے مطابق قومی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کارخانہ کی طرف بہت کم توجہ کی ہے۔ لہذا جو احباب سکولوں میں ملازم یا کسی اور جگہ سپورٹس کے سامان کی ضرورت ہو۔ دخل رکھتے ہوں انکی خصوصاً دیگر شائقین کی عموماً توجہ درکار ہے۔ قومی مرکز قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر مولانا مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے ہمارے کارخانہ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

جناب من! میں یہ بات بلا تامل کہتا ہوں کہ میں آپکے کارخانہ سے ہر طرح سے خوش ہوں۔ آپ سامان کرکٹ فٹ بال کے متعلق فرمائشوں کی تعمیل نہایت مستعدی سے کرتے رہے ہیں جو سامان ورزش بنا کر بھیجتے رہے بلحاظ قیمت و خوبی ساخت کے مقابلۃً نہایت ہی اطمینان بخش ثابت ہوتا رہا ہے۔ آپکا صادق محمد الدین ہیڈ ماسٹر از قادیان۔ (مکمل فہرست حسب فرمائش مفت بھیجی جاویگی)

پتہ صرف۔ نظام اینڈ کو۔ سیالکوٹ شہر

مجرب ادویات طلب فرمائیں

(۱) شربت فولادی فی بوتل عہ۔ رنگت درخون صالح پیدا کرتا ہے قوت ہاضمہ کو قوی کرتا ہے (۲) شربت دافع قبض فی بوتل کلاں عہ۔ مزاج میں تغیر نہیں معمولی اجابت روزانہ ہوتی ہے اور کسی قسم کا ضعف نہیں ہوتا پرہیز کچھ نہیں (۳) اطفالی فی سیر ایک روپیہ۔ خوش ذائقہ۔ ہاضمہ اشتہا کو زیادہ کرتی ہیں (۴) گولیاں بخار فیدہ جن عہ۔ یہ گولیاں ہر قسم کے بخار کو دافع اور مصفیٰ خون اور قبض نہیں ہونے دیتیں (۵) گولیاں دافع قبض عہ ہر قسم کی قبض کو دفع کرتی ہیں۔ جس صاحب کو جس قسم کی دوا کی ضرورت ہوگی ان کے طلب کرنے پر روانہ کیجا سکتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے شربت فولادی اور [illegible] کا استعمال فرمایا۔ اور ہر دو ادویات کو مفید پایا۔ حضرت [illegible] سفارش فرماتے ہیں کہ حکیم صاحب کی ادویات ضرور تندرست استعمال فرمائیں۔ علاوہ مذکورہ بالا ادویہ کے حکیم صاحب اور دوائیں بھی تیار کرتے ہیں

حکیم نور احمد۔ احمدی اینڈ کو۔ اکولہ برار

پندرہ روپے میں صابن کا کارخانہ

۱۵ عہ

گن ہیل اس دھات کو کہتے ہیں جس کی توپ بنتی ہے گن میٹل کا سانچہ بالکل ولایتی سانچہ کے مانند بنا ہوا ہوگا، وزن قریباً ڈیڑھ سو تولہ ہوگا اسمیں ایک دونس سے چار دونس تک وزنی ٹکیہ تیار ہو سکیگی، پندرہ روپے بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیجئے صابن کی ترکیب گلاب کیوڑہ۔ سنترہ گلیسرین۔ سنلایٹ غرضیکہ ہر قسم کے خوشبودار صابون بنانے کی ترکیب آپکو مل روانہ کر دیجائے گی جسکے ذریعہ آپکو ذمہ داری کیساتھ یہ کام سکھا دیا جائیگا، اگر صابون کا [illegible] چاہو تو ۱۰ کے ٹکٹ روانہ کر دو ایک ٹکیہ صابن کی آپکو مفت روانہ کر دیجائے گی۔ اس ٹکیہ کو دوکانداروں کو دکھائیے اگر وہ بازار میں چھ پیسے میں فروخت ہونیکے قابل ہو تو پھر ہم سے سانچہ معہ ترکیب منگوالو وہ پیسہ فی ٹکیہ آپکی لاگت آئیگی اور دن بھر میں بارہ سو ٹکیہ کا پانچ روپیہ کا صابن بنا سکیں گے [illegible] منفعت تک اس قیمت میں ملیگا [illegible]

[illegible]

[illegible] صابونکا سانچہ نہیں آ سکتا اور ہم صابونکا سانچہ [illegible] میں دیکر صابون بنانا اپنی ذمہ داری کیساتھ سکھاتے ہیں [illegible]

[illegible] اشتہار صابون [illegible]

[illegible] تعلیم [illegible]

ذریعہ بذریعہ عدالت وصول کر لیں تحریر لکھدی کہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آئے۔

ناظرین۔ یہ اشتہار بازی کا زمانہ ہے اگر آپ اس سے بھی زیادہ وہ کسی طریقہ سے اطمینان کرنا چاہیں تو ہم اس کے واسطے طیار ہیں، (مینیجر رسالہ دستکاری دہلی)

سودیشی فوٹو گرافی

بالکل ولایتی کے مقابلہ کی یہ چیز ہندوستان میں علیا کر [illegible] سب سے پہلی اردو میں کتاب ہے یہ کتاب [illegible] کے رسالہ دستکاری میں سلسلہ وار بہ مضمون نکلا ہے [illegible] صابون سازی جیسی کے مانند رسالہ [illegible] مکمل روشنی ڈالی گئی ہے یہ کل بہت تھوڑی سی تعداد میں باقی ہیں، ۲۰ حصوں کی قیمت صرف تین روپے ہے فی مرد [illegible] کیونکہ رسالہ دستکاری کا سالانہ چندہ پانچ روپے [illegible] ہو گیا ہے پندرہ روپے فی صفحہ [illegible]

بذریعہ [illegible] الیہ [illegible] جلد [illegible]

ممالکِ غیر کی خبریں

(۱)

سابق قیصر کے مقدمہ کی سماعت (لنڈن ۲ر جولائی) مسٹر لائڈ جارج نے دارالعوام لنڈن میں بیان کیا کہ قیصر کے مقدمہ کی سماعت کے واسطے عدالت لنڈن میں اجلاس کریگی۔

بہتیمین ہالوگ کی درخواست (لنڈن ۲۹ر جون) اعلان کیا گیا ہے کہ ہر بہتیمین ہالوگ نے ۲۵ر جون کو ایک خط موسیو کلیمنشیو کے نام لکھا۔ جس میں اُسنے اتحادیوں سے درخواست کی ہے کہ بجائے سابق قیصر کے اسپر مقدمہ چلایا جائے اور کہ وہ اپنے آپ کو ان کے حوالے کر دیگا۔ ہر بہتیمین ہالوگ مظہر ہے کہ وہ اپنے مختصر سے عہد حکومت میں جرمن کانسٹی ٹیوشن کے ماتحت قیصر کے پولٹیکل افعال کے لئے پورے طور پر ذمہ وار ہے۔

صلحنامہ پر عملدرآمد (پیرس یکم جولائی) "جرنل" رقمطراز ہے۔ کہ صلحنامہ پر عملدرآمد کرنے کی تاریخ جلدی مقرر کی جائیگی۔ اس لئے جب صلحنامہ جرمنی اور تین بڑی اتحادی طاقتوں نے تصدیق کر دیا۔ تو اتحادی نمائندے مقرر کرینگے جو پیرس میں اجلاس کر کے اعلان کرینگے۔ کہ صلح نامہ باقاعدہ طور پر مکمل ہو گیا ہے۔ اس کے بعد شرائط صلح پر فوراً عملدرآمد شروع ہو گا۔

پریذیڈنٹ ولسن کی روانگی (بریسٹ ۲۹ر جون) پریزیڈنٹ ولسن آج بذریعہ جہاز نیویارک کو روانہ ہو گئے ہیں۔

بہتیمین ہالوگ کی درخواست کا جواب (لنڈن ۳ر جولائی) پیرس سے اخبار ٹائمز کے نام موصول شدہ ایک تار مظہر ہے کہ اتحادی اغلباً ہر وان بہتیمین ہالوگ کا اس کے اپنے آپ کو حوالہ کرنے کی آفر کے لئے شکریہ ادا کرینگے۔ اور اسے مطلع کرینگے کہ اس کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا۔ لیکن اس کی حوالگی سابق قیصر کو بری نہیں کرتی۔

(قاہرہ - یکم جولائی) فوجی حکام نے مختلف اضلاع پر گذشتہ فسادات میں ریلوے لائنوں اور دیگر سرکاری جائداد کو نقصان پہنچائے جانے کے باعث ۲۱۹۴۸۲ پونڈ جرمانہ کیا ہے۔

ٹسکنی میں زلزلہ (روما ۲ر جولائی) ٹسکنی کے ضلع مرگیلو میں زلزلہ کی وجہ سے ۱۰۵ اشخاص مجروح ہوئے۔ مکانات اور یادگاری عمارتوں کو بھی بھاری نقصان پہنچا ہے۔

روئی کاتنے والوں کی ہڑتال (لنڈن یکم جولائی) لنکا شائر میں حالت غیر معمولی ہو گئی ہے۔ اور اس کی وجہ روئی کاتنے والوں کی ۳۰ر جون کی ہڑتال ہے۔ اور اس وجہ سے چار کروڑ تکلے بیکار ہیں۔

کارخانوں پر حملے کل رات برونسلے میں بدامنیاں ظہور میں آئیں۔ جہاں کھڑکیاں توڑ دی گئیں۔ بعض جگہ ہڑتال کرنیوالے گروہ کارخانوں میں زبردستی گھس گئے۔ اور کام کرنے والوں کو خطرہ میں ڈال دیا۔

مزید فسادات (لنڈن ۲ر جولائی) اشٹن واقع لائن ڈو کنفیلڈ اور سٹیلے برج میں بلوے پھیل گئے۔ کثیر مجمعے جنمیں زیادہ تر لڑکیاں اور عورتیں شامل ہیں۔ بازاروں میں چکر لگاتے ہوئے کھڑکیاں توڑ رہے ہیں اور ہزارہا اشخاص بیکار بیٹھے ہوئے ہیں۔

مختلف خبریں

مقدمہ لاہور کا فیصلہ ۵ر جولائی کو لاہور کے مقدمہ میں ۵ ملزموں کو حبس دوام بعبور دریائے شور و ضبطی جائداد کی سزا دیگئی یعنی ہرکشن لال رام بھجدت۔ دُنی چند۔ موتا سنگھ۔ مولوی اللہ دین کو اور جن ۶ ملزموں کو بری کیا گیا ان کے نام ہیں۔ لالہ دہرم داس سوری۔ ڈاکٹر گوکل چند نارنگ۔ متھرا پرشاد۔ حبیب اللہ۔ ڈاکٹر کرم چند ہنیشی۔ سید محسن شاہ۔

مقدمہ امرتسر کا فیصلہ امرتسر کے مقدمہ میں محمد بشیر کو سزائے موت دیگئی ذیل کے سات آدمیوں کو حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا ملی۔ سیف الدین کچلو۔ ستیہ پال۔ اودھو انند۔ دینا ناتھ۔ گوربخش رائے۔ غلام محمد اور عبد العزیز (عبد العزیز کے لئے رحم کی درخواست کے لئے بھی سفارش کیگئی ہے۔ کوتوال اور ہزا اسدا کو کھنہ کو قید باشقت کی سزا دیگئی جسمیں تین ماہ کی قید تنہائی بھی شامل ہے۔ بدر الاسلام۔ علیخان۔ گوردیال سنگھ غلام نبی محمد اسمٰعیل۔ موتی رام مہرہ کو بری کر دیا گیا ہے۔

ریلوے حادثہ ۴ر جولائی کی صبح کو دہلی کالکا لائن کھالی رُندہ اسٹیشن کے قریب مسافر گاڑی کا تصادم خالی مال گاڑی سے ہوا۔ ایک یورپین مسافر کے ملازم کو شدید چوٹیں آئیں۔ اور تیسرے درجہ کے تین ہندوستانی مسافروں کو خفیف سی ضربیں پہونچیں۔

کوئلے سے نگرانی ہٹا دیگئی صاحب ڈپٹی کول کنٹرولر بمبئی اطلاع دیتے ہیں کہ یکم اگست سے کوئلے کی خرید کے لئے خاص درخواست کا طریق ہٹا دیا جائیگا۔ اس کے بعد کوئلے کے تاجر اور دیگر اشخاص پہلے کی طرح براہ راست کانوں سے کوئلے خریدا کرینگے۔

امیر کابل کی حضور وائسرائے کے نام ایک اور چٹھی شملہ ۵ر جولائی۔ ایک پیس کمیونک مظہر ہے۔ کہ امیر کی طرف سے حضور وائسرائے کے نام ایک اور چٹھی ڈکہ میں موصول ہوئی ہے۔ اور اب شملہ کو جا رہی ہے۔

ایڈیٹر ٹریبون کی سزا میں تخفیف پنجاب گورنمنٹ کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ ہز اکسلنسی گورنر جنرل با اجلاس کونسل نے براہ مہربانی مسٹر کالی ناتھ رائے ایڈیٹر ٹریبون کی سزائے قید کو دو سال کی بجائے تین ماہ کر دیا ہے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شایع ہوا)